



## سوال

(66) قرب قیامت پندرہ نصلتیں علامت قیامت

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الاعتصام کے 15 ستمبر کے شمارے میں ایک مضمون "پندرہ نصلتیں" کے عنوان سے چھپا تھا۔ اس کے حوالہ سے عرض ہے کہ یہ پندرہ کی پندرہ نصلتیں آج پوری امت میں موجود ہیں۔ اور کچھ لوگ ان کو قرب قیامت کی علامات بیان کرتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے۔؟ دوسرے بریلوی حضرات جو دھوئیں صدی کا بہت زکر کرتے ہیں جو کہ اب گزر چکی بلکہ اگلی صدی کے دس سال بھی گزرنگے ہیں۔ اس کے بارے میں قرآن اور حدیث کا کیا فرمان ہے؟ دوسرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا امام مہدی دونوں میں سے کون پہلے آئے گا۔ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرب قیامت کی بہت ساری علامات ہیں۔ جن کا ہرگز متعدد احادیث میں موجود ہے۔ ان میں سے بہت سی روایات کو حافظ ابن کثیر نے "النهاية" میں جمع کر دیا ہے۔ کتاب ہذا پہلی دفعہ 1388 ہجری میں ریاض (سعودی عرب) سے دو جلدوں میں شائع ہو کر منظر عام پر آ چکی ہے تصنیف لطیف بے حد مفید اور لائق مطالعہ ہے۔

بنا بریں محولہ بالا پندرہ نصلتیں بھی قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اسی روایت کے آخر میں ہے: پھر یکے بعد دیگرے بلا وقفہ علامات کا ظہور ہو گا جس طرح تسبیح کا جواہر دھاگہ اور لڑی ٹٹنے سے لے کر پلے دانے بکھر جاتے ہیں۔ صاحب مشکوٰۃ نے بھی اس روایت کو "اشراط الساعة" کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: غزنی ترجمہ مشکوٰۃ (4/101)

بعض آثار میں وارد ہے۔ کہ دنیا کی کل عمر سات ہزار سال ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت چھ ہزار سال کے دوران ہے۔ مفسر سلیمان الجمل فرماتے ہیں۔ آثار سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مدت ہزار سال سے متجاوز ہے۔ لیکن یہ زیادتی پانچ سو سال کو نہیں پہنچ سکے گی۔ موضوع ہذا پر علامہ سیوطی کی ایک تصنیف "بناء الکشف عن مجاوزة هذة الامة الالف" موجود ہے۔ (الفتوحات اللہیة 4/413 طبع مصر)

انہی آثار پر اعتماد کرتے ہوئے بعض حضرات نے چودھویں صدی ہجری کی اہمیت اجاگر کرنے کی سعی کی ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ تحدید کے بارے میں وارد آثار و اقوال لائق اعتناء استناد اور قابل تسلی نہیں۔ قرآنی فیصلہ حتمی و یقینی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسِلُهَا قُلْ إِنَّمَا عَلَيْهَا بَعْدُ النَّبِيُّ لَاسْتَخْلِفُهَا لَوْ قَبَّلَ اللَّهُ الْآيَاتُ ... سورة الاعراف 187



"یعنی (لوگ) تم سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے کہ دو! کہ اس کا علم تو میرے پروردیگا رہی کو ہے۔ وہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کر دے گا۔" اور "حدیث جبریل" میں ہے آپ نے قیامت کے بارے میں سائل کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

ما المستول عنہا با علم من السائل انظر الرقم السلسل (۴۵)

"مسؤل عنہ کو بھی سائل سے زیادہ علم نہیں۔"

حافظ اب کثیر مسئلہ مہدی پر تفصیلی بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

واظن ظہورہ قبل نزول عیسیٰ بن مریم کما دلت علی ذلک الاحادیث "

یعنی "میرا خیال ہے مہدی کا ظہور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے پہلے ہوگا۔ جس طرح کہ کئی ایک احادیث اس بات پر دال ہیں۔"

بسط و تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: (النهاية: ص 27 تا 33 اور عون المعبود: 4/170)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 240

محدث فتویٰ